"دلائل النبوۃ: معجزات رسول ﷺ کا انسائیکلوپیڈیا" کا خصوصی مطالعہ

اسماء عزیز*

ڈاکٹر عمر حیات**

Abstract

The study of Seerah is very important to understand for Islam. It guides to human in all the walk of life. The Uswah of Hazrat Muhammad (ﷺ) declared as Best Uswah by the Allah in the Holy Quran. It is duty of every Muslim to acquire the knowledge of Seerah for guidance, obedience and happiness of Allah. All Muslims, Non-muslims and orientalists research on Seerah, this shows its great importance. Seerah books on "Dalai'l al-Nabwwah" develop the interest of Muslim to study Seerah and a Muslim enjoys confidence on the Prophethood of Hazrat Muhammad (ﷺ). This research article deals with the Seerah Writing on "Dalai'l al-Nabwwah" in Pakistan. Dalail-al-Nabwwah is a unique and important area of Seerah of Hazrat Muhammad (ﷺ) that strengthens the faith and love in believers towards the Prophet (ﷺ). In modern Seerah writings many books have been written on this topic in Pakistan in the basis of primary and classical Seerah writings. But it is the need of hour to analyze the methodologies and patterns adopted to establish the literature in this regard. This research paper help to understand the methodology, style and pattern about the said topic.

Key word: *Seerah* writing, *Dalai'l al-Nabwwah*, Pakistan, methodology & Modern trends of *Seerah* writing.

تمہید:

سیرت نگاری، نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کا ایسا بابرکت ایمان افروز اور اسلامی تاریخ کا سدا بہار موضوع ہے۔ یہ ہر مسلمان کی متاعِ حیات ہے۔ تاریخِ اقوام عالم میں حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آغاز دنیا سے آج تک آپ ﷺ کے سوا کوئی ایسی شخصیت نہیں ہے کہ جس کی پیدائش سے وصال دنیا تک کے احوالِ حیات کی تمام تر تفصیلات مع جزئیات ایک تحقیقی انداز اور جامع اسلوب میں موجود ہیں۔

*لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ ڈگری کالج پھول نگر، قصور

**ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

فنِ سیرت نگاری کا آغاز عہدِ نبویؐ سے ہی ہو گیا تھا[1] جب آپؐ کے صحابہ اکرامؓ نے آپؐ کے اقوال و افعال کو محفوظ کرنے کا اہتمام کیا۔ صحابہ اکرامؓ کے بعد نہایت ہی عقیدت سے تابعینؒ اور تبع تابعینؒ نے اس اہم کام کو سرانجام دیا۔ اس طرح یہ سلسلہ رواں دواں رہا، ہے اور اختتامِ دنیا تک جاری و ساری رہے گا۔ عہدِ نبویؐ سے اب تک بے شمار سیرت نگاروں نے دنیا کی مختلف زبانوں میں سیرتِ طیبہ کے خوبصورت سرمائے کو تحریری صورت میں جمع کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ سیرتِ طیبہ کی حفاظت بھی قرآن کی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمّہ لی ہے۔ ابتداء میں سیرت نگاری، علمِ حدیث سے جدا نہ تھی۔ پھر یہ علمِ حدیث اور فنِ مغازی و سیر میں تقسیم ہوئی[2]۔ فنِ مغازی کے موضوعات میں غزوات اور جہاد تھے۔ ویسے تو پہلی اور دوسری صدی ہجری میں عروہ بن زبیرؒ، ابان بن عثمانؒ، وہب بن منبہؒ، ابنِ شہاب الزہریؒ، موسیٰ بن عقبہؒ نے سیرت طیبہ پر روایات کو جمع کیا۔[3]

لیکن محمد بن اسحاقؒ نے سب سے پہلے نبی کریمؐ کی سوانحِ حیات (اقوال، افعال، کمالات، غزوات وغیرہ) کو سیرت کے نام سے جمع کیا[4]۔ پھر تیسری صدی ہجری میں سیرت ابنِ ہشام مشہور کتابِ سیرت، سیرت کے لٹریچر میں شامل ہوئی۔ اوراُس وقت سے اب تک سیرت اصطلاح کے طور پر صرف حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے لئے ہی مستعمل ہے۔ کتبِ سیرت میں ہر طبقہ، زمانہ اور زبان میں سیرت نگاروں نے کہیں محدثانہ، کہیں مؤرخانہ، کہیں مؤلفانہ، کہیں فقیہانہ، کہیں متکلمانہ، کہیں ادیبانہ اور کہیں مناظرانہ مناہج و اسالیب اختیار کئے ہیں۔ اور آپ ﷺ سے متعلق ہر بات کُتبِ سیرت کا موضوع رہی ہے۔

اُردو سیرت نگاری کا آغاز اُس وقت ہوا جب اردو کا وجود عمل میں آیا اور محققین کے مطابق یہ آٹھویں صدی ہجری کا زمانہ ہے[5] جہاں تک اُردو زبان کا تعلق ہے یہ بھی سیرت کے لٹریچر کی دولت سے مالا مال ہے۔ برِصغیر میں سیرت نگاری کا آغاز میلاد ناموں سے ہوا۔ سیرت میں حضور ﷺ کی مکمل حیاتِ مبارکہ بیان ہوتی ہے جبکہ میلاد ناموں میں ولادت، معجزات، معراج النبیؐ، شمائل النبیؐ اور وصال سے متعلق روایات منظوم اور نثری منہج پر جمع ہوتی ہیں۔ اسی طرح اردو سیرت نگاری میں باقاعدہ کام سر سّید کی خطباتِ احمدیہ اور شبلی نعمانی کی سیرت النبیؐ کی صورت میں نظر آتا ہے جو کہ مستشرقین کی گمراہ کُن سیرت نگاری بالخصوص ولیم میور کی ''لائف آف محمد'' کے جواب میں دیا گیا[6]۔ پاکستانی سیرت نگاری میں

نمایاں نام ابو الاعلیٰ مودودی کی سیرتِ سرورِ عالم، نعیم صدیقی کی محسنِ انسانیت، محمد حمید اللہ کی محمد رسول اللہ ﷺ، پیر کرم شاہ الازہری کی ضیاء النبیؐ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔
کُتبِ دلائلِ نبوۃ سیرت نگاری کا اہم باب ہیں جیسے سیرت نگاروں نے ایک مستقل فن کی جگہ دی ہے۔ سیرت نگاروں نے ان کُتب میں آپ ﷺ سے متعلق ان تمام روایات کو جمع کیا ہے جو آپ ﷺ کی نبوت پر شاھد ہیں اور قوی دلالت کرتی ہیں۔ ابنِ سعد وہ پہلے موٗلف ہیں جنہوں نے سب سے پہلے دلائلِ نبوت پر روایات کو جمع کیا[7]۔ امام بیہقیؒ نے آپؐ کے ایک ہزار معجزات نقل کئے ہیں جب کہ امام نوویؒ نے انکی تعداد دو ہزار نقل کی ہے۔ ابنِ حجرؒ نے آپؐ معجزات کی تعداد ایک ہزار بتلائی ہے۔[8] سیرت نگاروں نے اس باب پر کتب اثبات النبوۃ، آیات النبوۃ، شواہد النبوۃ، اعلام النبوۃ، معجزات النبیؐ اور دلائلِ نبوۃ کے نام سے تحریر کیں۔ جن کی ایک بڑی تعداد ہے۔ اِس فن میں ابو نُعیم اور بیہقی کی دلائل النبوۃ بہت جامع، بہترین اور مشہور ہیں۔
جیسا کہ بُنیادی کُتبِ سیرت میں بھی سیرت نگاروں نے مختلف مناہج واسالیب اختیار کئے اِسی طرح دلائلِ النبوۃ کی عربی واُردو کُتب میں بھی موٗلفین نے مناہج واسالیب کے مختلف انداز اپنائے۔ پاکستان میں دلائلِ نبوت پر اُردو کُتبِ سیرت کا جائزہ لیا جائے تو موٗلفین نے روایات پیش کرتے ہوئے کُتبِ حدیث یا امہاتِ کتبِ دلائلِ نبوت سے حوالوں کا اندراج کیا ہے یا بغیر حوالوں کے صرف روایات کو جمع کر دیا ہے۔ بعض نے تمام دلائلِ نبوت پر عمومی طور پر تمام روایات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے جیسے معجزات رسول ﷺ کا انسائیکلوپیڈیا (موٗلف: منصور احمد بٹ)، معجزاتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کا خوبصورت انسائیکلوپیڈیا (موٗلف: سرفراز احمد راہیؔ)، رسول ﷺ کے معجزات (موٗلف ڈاکٹر محمد اختر نواز خان)، معجزات رسول ﷺ ،ایک سو تیرہ معجزات، (موٗلف: ڈاکٹر تصدیق حسین)۔ اور بعض نے آپؐ کے خاص دلائلِ نبوت و معجزات کو زیرِ بحث کرتے ہوئے تخصیصی لحاظ سے کتب تحریر کیں جیسے دیدارِ الٰہی (موٗلف: احمد رضا بریلوی)، معراج کا سفر نامہ (موٗلف: سیّد ابو الاعلیٰ مودودی)، قرآنِ کریم ایک مسلسل معجزہ (موٗلف: پروفیسر ڈاکٹر محمد چوہدری)، تحقیقِ شقق القمر، معجزہ ٔ ردالشمس (موٗلف: محمد فیض احمد اویسی) وغیرہ اور بعض موٗلفین نے دلائلِ نبوت پر توضیحی منہج اختیار کرتے ہوئے اِن پر دلائلِ نقلیہ اور عقلیہ کے ساتھ بحث کی ہے جیسے البُرھان (موٗلف: مفتی محمد امین)۔ زیرِ تحقیق مقالہ میں انسائیکلوپیڈیا کے عنوان

سے عمومی انداز سے معجزات کی جمع آوری کرنے والی کتاب، ''معجزات رسول ﷺ کا انسائیکلوپیڈیا مؤلف (منصور احمد بٹ)'' زیرِ بحث ہے اور اس میں اس کے منہج اسلوب کا جائزہ لیا جائے گا۔

تعارف مؤلف:

معجزات رسول ﷺ کا انسائیکلو پیڈیا کے مؤلف منصور احمد بٹ ہیں۔ جو ایک نابغۂ روز گار معروف مصنف، صحافی و قلمکار ہیں۔ انہوں نے ۱۹۷۹ میں صحافت کے میدان میں قدم رکھا۔ اور بچوں کی ناول نگاری سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا اور جلدی ہی بچوں کے حلقوں میں بچوں کے شکسپیئر کے نام سے شہرت پائی۔ ۱۹۸۵ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح پر دو تحقیقی کتب بعنوان ''قائداعظم کی ڈائری''، ''نقوشِ قائداعظم'' زیور طباعت سے آراستہ ہوئیں۔ اور یہیں سے ان کے تحقیقی جوہر کھل کر سامنے آئے۔
۱۹۸۶ میں اپنے صحافی کیریئر کا آغاز کیا اور اب تک متعدد رسائل و جرائد میں بحیثیت ایڈیٹر خدمات سر انجام دے چلے ہیں۔ منصور احمد بٹ نے ناول نگاری کے علاوہ بہت سی تحقیقی کتب تحریر کیں جن سیرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحریک پاکستان کے حوالے سے بچوں اور بڑوں کے لیے مستند اور حوالہ جاتی سیریز شامل ہیں۔ جنہیں کافی پذیرائی حاصل ہوئی۔ شاید ہی کوئی موضوع ہو جس پر انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو نہ آزمایا ہو۔ سب سے زیادہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تحریکِ پاکستان اور قائداعظم پر تحریر کردہ کتب پر ہوئی۔ ان کی سینکڑوں کی تعداد میں کتب منظر عام پر آچکی ہیں۔

کتاب کا منہج و اسلوب:

الف۔ مشمولات و مضامین:

معجزاتِ رسول ﷺ کا انسائیکلو پیڈیا میں مؤلف نے عام مصنفین کتب دلائل و معجزات سے منفرد اسلوب اختیار کیا ہے۔ ابتدائی ابحاث میں درج ذیل مباحث شامل ہیں:

ا۔ اس میں دو صفحات میں ادبی و علمی خدمات ایک طائرانہ جائزہ پیش کیا گیا ہے۔[9]

۲۔ دیباچہ کے عنوان سے علی سفیان آفاقی (ایڈیٹر فیملی میگزین لاہور) نے ڈیڑھ صفحات پر مشتمل مؤلف و تالیف کا تعارف پیش کیا ہے۔[10]

۳۔ حرف آغاز کے نام سے مؤلف نے مقدمہ لکھا جو تیرہ صفحات پر مشتمل ہے کتاب کا مقدمہ جن مضامین پر مشتمل ہے وہ یہ ہیں: حضور ﷺ سے عقیدت و محبت کا اظہار، معجزہ کا مفہوم و تعارف، قرآن

کریم میں مختلف معجزات انبیاء علیہ السلام کی توضیح، معجزہ کی ضروت و اہمیت، معجزہ کی انواع و اقسام، اسلوب کتاب کی تبیین و تعارف اور دعا کی آرزو و تمنا وغیرہ۔[11]

۴۔ مؤلف کا حرف آغاز کے نام سے مختصر مقدمہ متعدد اوصاف و خصوصیات پر مشتمل ہے۔ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

۴۔۱۔ اختصار کو اختیار کیا گیا ہے۔

۴۔۲۔ سابقہ کتب سے استفادہ

۴۔۳ سادہ، عام فہم اور سلیس طرز نگارش کا آئینہ دار ہے۔

۴۔۴۔ عقیدت و محبت کی عکاسی کرتا ہے۔

۴۔۵۔ طرزِ نگارش میں جاذبیت کا عنصر غالب ہے۔

۴۔۶۔ جدت تکرار اور جدید اسالیبِ استدلال کا لحاظ کیا گیا ہے۔

۴۔۷۔ مستشرقین کے افکار سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

ب۔ کتاب کی خصوصیات و نقائص:

مؤلف کی بان خصوصیات و امتیازات کے ساتھ ساتھ فنی چشم پوشیوں کی جھلک بھی پائی جاتی ہے:

۱۔ استدلال میں توضیحی حوالہ کا فقدان ہے۔

۲۔ دلائل اور معجزات کے متعلق فنی و تحقیقی مباحث سے احتراز کیا گیا ہے۔ البتہ مجموعی اعتبار سے اوصاف و محامد کا حامل ہے۔

۳۔ مضامین کی الف بائی ترتیب: مؤلف نے جملہ مباحث کو الف بائی ترتیب سے درج کیا ہے اور ابواب و فصول کی رعایت کی بجائے عناوین معجزات و دلائل کو الف بائی ترتیب سے منقسم کیا ہے۔ اس تقسیم کی چند امثلہ کچھ اس طرح ہیں:

آ:۔ "آخری دور میں صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا اجر لینے والے مبلغ اور مجاہد ہوں گے، آگ، آسمان اور ستارے، آگ اس رومال پر اثر نہیں کرتی تھی"

ا:۔ "اس کا حق فوراً اسے دے دو، اس تلوار کا دستہ کھجور کا تھا، ان کا چہرہ تر و تازہ رہتا تھا، اے اللہ! اس کا نشانہ درست کر دے، ابی بن خلف نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا"

ب:۔ "بلال رضی اللہ عنہٗ نے کعبہ کی چھت پر اذان کہی، بکری کے بازو نے اپنے زہر آلود ہونے کی خبر دی، بچے کچھے توشے سے تیس ہزار کی ضیافت ہوئی، بال سیاہ ہی رہے بلال رضی اللہ عنہٗ ہمیں کھانا کھلاؤ"

۴۔ سہل نگاری:۔ مؤلف کے اسلوب نگاری میں سب سے زیادہ اہم خصوصیت سہل نگاری ہے۔ انہوں نے سادہ اور فہم طرزِ بیان اختیار کیا۔ اور اس کی امثلہ جابجا پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ خون اور فضلات کے پاک ہونے کے معجزہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"رسول اکرم ﷺ کا خون اور فضلات پاک تھے۔ حضور ﷺ کی ایک باندی نے حضور ﷺ کے بول کو نوش کر لیا تھا۔ کیونکہ اس میں پیشاب کی ناگوار بدبو نہ تھی۔ اس بات کا علم ہونے پر حضور ﷺ نے اس کنیز کے لیے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تجھے پیٹ کی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔"[12]

اسی عبارت میں مؤلف نے ایسا عام اور سادہ طرز بیان اختیار کیا ہے کہ اردو ادب کی چاشنی کے سبب یہ شائبہ تک نہیں ہوتا کہ عربی سے مترجم عبارت ہے۔ یوں مؤلف کے طرز بیان کی سادگی و سلاست عیاں ہوتی ہے۔ اِسی طرح عنوان: سر اور داڑھی سیاہ رہی میں یوں رقمطراز ہیں:

"حضرت ابو زید اخطب انصاری خزرجیؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر اور چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ جب ان کی عمر سو سال سے زائد ہو گئی تب بھی ان کی یہ کیفیت تھی کہ سر اور داڑھی میں کوئی ایک بال سفید نہ تھا۔"[13]

ان متعدد امثلہ سے مؤلف کے اسلوبِ بیان کی سادگی و سلاست بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ اور مؤلف کی تسہیلِ مضمون کی کاوش کامیاب دکھائی دیتی ہے۔

۵۔ معجزات کی جمع آوری:

اس مجموعہ میں انسائیکلوپیڈیا کے طرز پر ایک کاوش و جمع آواری ہے۔ مؤلف نے اپنے علم و سعی کے بقدر آپؐ کے تمام معجزات کو جمع کرنے کی سعی کی ہے۔ اور اس میں مؤلف نے آپؐ کے ۴۴۲ معجزات بیان کئے ہیں۔ اور ان عناوین کے تحت متعدد معجزات و دلائل النبوۃ بھی مذکور ہیں۔

۶۔ حسنِ ترتیب:

مصنف کی ایک خصوصیت، کتاب کا منفرد حسنِ ترتیب ہے۔ معجزات اور دلائل نبوت کی عام کتب میں عام طور پر زمانی ترتیب کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ البتہ مؤلف نے اس کے برخلاف مضامین و مباحث کو الف بائی

ترتیب سے جمع کیا ہے اور یہ خصوصاً اردو کتبِ دلائل نبوت و معجزات کے اعتبار سے ایک منفرد و جداگانہ طرزِ تالیف ہے۔ اس کی مثال کچھ اس طرح ہے:

ب:۔ "بلال رضی اللہ عنہٗ نے کعبہ کی چھت پر اذان کہی، بکری کے بازو نے اپنے زہر آلود ہونے کی خبر دی، بچے کچھے توشے سے تیس ہزار کی ضیافت ہوئی، بال سیاہ ہی رہے بلال رضی اللہ عنہٗ ہمیں کھانا کھلاؤ"

۷۔ تبیین واقعات میں اختصار: مؤلف کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جمع آوری کے باوجودِ واقعات و معجزات میں اختصار ہے۔ اس کے ساتھ ہی مزید مباحث و متعلقات کے حوالہ سے دیگر کتب و مآخذ کی جانب رہنمائی کرتے ہیں۔ چنانچہ برکتیں اور ہدایات کے عنوان کے ضمن میں مختلف واقعات دلائل نبوت و معجزات کو بیان کرنے کے بعد حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کے لیے آپؐ کی دعا کی برکات ذکر کیں۔ مگر ساتھ ہی تفصیل کے لیے یوں حوالہ دیتے ہیں ان کے لیے دیکھیے جب حضورؐ نے حضرت عبد الرحمنؓ بن عوف کے لیے دعا کی۔ اس طرح کی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں بعض اوقات اختصار کے بعد ایک سے زائد مقامات پر مفصلات کا حوالہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ درخت کے عنوان کے تحت مختلف معجزات دلائل نبوت کا تذکرہ کرنے کے بعد اس کے مفصلات کا اندراج کتے ہوئے چار حوالہ جات درج کیے ہیں۔

اَ۔ دیکھیے درختوں نے مل کر حضور ﷺ کے لئے پردہ کیا۔

ب۔ دیکھیے حلال جانور۔

ج۔ دیکھیے درخت حضور ﷺ کا حکم سن کر چلا آیا۔

د۔ کیا درخت نے حضور ﷺ کی رسالت کی گواہی دی؟

غرض چار مقامات پر اس کی تفصیلات درج ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

۷۔ استنباط احکام و مسائل:۔ مصنف کے اوصاف و محاسن میں ایک وصف یہ ہے کہ بعض مقامات پر تبیین معجزات و دلائل النبوۃ کے ضمن میں احکام کا استنباط بھی بیان فرماتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس صلاحیت حامل نہیں اور اکابر کے استدلال واستنباط کے ناقل بھی نہیں۔ البتہ اس سے ان کے طبعی ذوق اور حسن تالیف کی نشاندہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ درخت کے عنوان کے ضمن میں آپ ﷺ سے ایک دیہاتی کا مکالمہ مفصل ذکر فرمایا۔[14] جس میں بات کو نقل کرتے ہیں کہ دیہاتی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اپنے ہاتھ پاؤں کو چومنے اور بوسہ دینے کی اجازت دیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اجازت دے

دی۔ اور اس نے آپ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور اس بات کو نقل فرمانے کے بعد اخذِ حکم کرتے ہوئے مؤلف لکھتے ہیں کہ: امام نوویؒ نے اپنی کتاب الاذکار میں اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ کسی دیندار بزرگ کے ہاتھ پاؤں محبت سے چوم سکتے ہیں۔[15] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کبھی استدلالِ حکم کو بھی معجزات کے ضمن میں نقل فرماتے ہیں۔

۸۔ شاعرانہ ذوق:۔ مؤلف اگرچہ ادبی چاشنی سے آشنا ہیں مگر تالیف دلیل میں مؤلف نے خال خال ہی کہیں اپنے ادیبانہ وشاعرنہ ذوق کا اظہار کیا ہے اور جن مقامات پر کیا تو بھی فارسی کلام۔ چنانچہ مؤلف اس وصف میں رقمطراز ہیں:

وصل اللہ علی نور   کسو شد نور ہا پیدا

زمین از حب او ساکن   فلک در عشق او شیدا[16]

ایسے ہی آگ کے عنوان کے ضمن میں نقل بحث کرتے ہوئے مولانا روم کی مثنوی کے گیارہ اشعار نقل کئے ہیں۔ ان میں سے آخری دو شعر نقل کئے جاتے ہیں۔

اے دل ترسندہ از بار عذاب   باچناں دستار لب کن اقتراب

چو جاوے را چنیں تشریف باد   جان عاشق را چہا خواہد کشا[17]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف ادب کے سبب ادیبانہ طرز نگارش سے قدرے احتراز کیا ہے۔ البتہ نعتیہ کلام لائے ہیں۔

۹۔ توضیح وتشریح کے لیئے بین القوسین کا استعمال: مؤلف کی ایک اہم اور منفرد خصوصیت غیر معروف اور مشکل الفاظ کی توضیح وتشریح ہے۔ تاکہ عام قاری کے لئے استفادہ میں دقت نہ رہے۔ مطالب تک رسائی ممکن ہو سکے۔ اس کی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ اخبار غیب پیشین گوئی کے عنوان کے تحت آپ ﷺ کی بشارت کو ان الفاظ میں ذکر فرمایا:

"مسلمانو! عنقریب تم قسطنطنیہ فتح کروگے۔ اور مدائن تمہارے ہاتھ میں آئے گا۔ قیصر وکسریٰ کے خزانے تمہارے دستِ تصرف میں ہوں گے۔ مصر تمہاری حکومت میں داخل ہوگا۔ تم اور ترکوں میں چھوٹی چھوٹی آنکھیں اور چھوٹے چہرے ہوں (ترکستان، ترک) جنگ ہوگی۔"[18]

چنانچہ مؤلف نے علاماتِ مذکورہ سے مراد تو واضح کرتے ہوئے قوسین میں ترکستانی، ترک کے الفاظ کا توضیح وتبیین معنی کی غرض سے اضافہ کیا ہے۔ بعض اوقات مؤلف صرف مشکل الفاظ کی وضاحت کی

غرض سے قوسین میں مشکل الفاظ کے معانی ذکر کرتے ہیں۔ جیسا کہ "جنگ کرو، دجال نکلنا اور حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے اترنا۔ کے عنوان کے تحت آپ ﷺ کی ایک طویل روایت کی ابتدا میں لفظ میراث کی توضیح یوں ذکر کرتے ہیں۔ "قیامت قائم ہونے سے پہلے ایسے ضرور ہو گا کہ نہ میراث (یعنی میت کا ترکہ) کی تقسیم ہو گی اور نہ مالی قیمت پر خوشی ہو گی"[19]

اس ہدایت میں لفظ میراث کی توضیح یعنی "میت کے ترکہ" کے الفاظ کے ساتھ مؤلف نے بین القوسین کر کے قاری کے لئے استفادہ میں آسانی پیدا کی ہے۔ مؤلف بعض پر بین القوسین توضیح کرتے ہوئے، تسلسل واقعہ اور ربط عبارت کے غرض سے بھی اضافات کرتے ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا عنوان کے ضمن میں آخر میں دجال کے ظہور سے متعلق روایات ذکر کرتے ہوئے۔ بین القوسین عبارت کرتے ہیں۔ "(اس کے بعد مسلمانوں کا لشکر شام کا رخ کرے گا) اور جب شام پہنچیں گے تو دجال نکل آئے گا۔ اس عبارت میں مؤلف نے ربط عبارت اور واقعہ میں تسلسل بر قرار رکھنے کی غرض سے مندرجہ بالا قوسین میں مذکور عبارت کا اضافہ کیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے مؤلف کسی ایک جہت و مقصد کے پیشِ نظر نہیں۔ بلکہ متعدد اغراض کے پیشِ نظر ہوتے ہوئے بین القوسین الفاظ و عبارات لاتے ہیں۔ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

۱۔ مشکل الفاظ کے معانی	۲۔ مقامات غیر معروفہ کی متعارفیہ اسماسے توضیح
۳۔ ربط عبارت و تسلسل واقعہ	۴۔ توضیح مطالب
۵۔ تسہیل و ترتیب	۶۔ الفاظ جدیدہ سے توضیح[20]

۱۰۔ متعدد حوالہ جات کا اندراج:

مؤلف کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حوالہ نقل کرتے ہوئے بعض اوقات ایک سے زائد حوالہ پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ "برکتیں اور ہدایات" کے عنوان کے تحت آپ ﷺ کے ایک معجزہ کو یوں بیان کرتے ہیں۔ "ترمذی اور دارمی میں روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک پیالہ میں ہم صبح سے رات تک کھاتے رہے اس طرح کہ دس آدمی بیٹھے رہتے وہ کھا کر اُٹھتے تو دس آدمی دوسرے بیٹھ کر کھاتے۔"[21]

اس میں روایت کے دو حوالے ترمذی اور دارمی سے نقل کئے ہیں۔ البتہ اس میں محض رواۃ کی نسبت سے نقل کیا ان کی کتب کے نام مذکور نہیں ہیں۔ بعض اوقات مؤلف و تالیفات کے ذکر کے ساتھ بھی ایک

سے زائد حوالہ جات درج کرتے ہیں۔ جیسا کہ عنوان بالا کے تحت منقول آخری روایت میں یوں بیان کرتے ہیں: "بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن عبد البر نے استیعاب میں حضرت عتبہ بن فرقدؓ کی بیوی حضرت ام عاصمؓ سے روایات کی ہے۔ اس کے بعد طویل روایت ذکر کی ہے جس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں۔ "حضرت ام عاصمؓ کا بیان ہے حضرت عتبہؓ کے نکاح میں ہم تین بیبیاں تھیں اور ہم نے بہترین خوشبو لگائی تھیں۔"[22]

بعض مقامات پر مؤلف دو سے زائد حوالہ بھی نقل کرتے ہیں۔ جیسا کہ خلافت فتوحات کے عنوان کے تحت روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ امام احمد، ترمذی، اور ابو داؤد نے حضرت سفینہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "خلافت تیس برس ہو گی، اس کے بعد سخت گیر ملوکیت ہو جائے گی۔"[23]

مؤلف نے بعض مقامات پر ابتدا میں ایک یا ایک سے زائد حوالہ جات نقل کرنے کے بعد تخریج کے ضمن میں بھی متعدد طرق و حوالہ جات بھی نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ "حلال جانور" کے عنوان کے تحت منقول ہے۔ "مسلم اور ابو داؤد نے حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ اتنا شریر تھا کہ جو باغ میں جاتا اسے کاٹ لیتا۔ آنحضور ﷺ نے اسے بلایا تو آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ کو سجدہ کیا اور پھر آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا آپؐ نے اس کی ناک میں نکیل ڈال کر فرمایا: آسمان و زمین کی تمام چیزیں سوائے نافرمان جن و انس کے جانتی ہیں، کہ میں اللہ کا رسول ہوں (ابو نعیم، بیہقی، حاکم، امام احمد، دارمی اور بزار نے بھی روایت کی ہے)"[24] مذکورہ بالا روایات میں دو جہات سامنے آتی ہیں:

۱۔ مصنف نے ابتدائی مصادر کے حوالہ جات نقل کرتے ہوئے ایک سے زائد پر انحصار کیا۔

۲۔ مصنف نے ابتدائی مصادر کے ذکر کے بعد تخریج کے تحت متعدد حوالہ جات نقل کئے ہیں۔

جن سے واضح ہوتا ہے کہ مؤلف نے متعدد حوالہ جات نقل کرنے میں متعدد اسالیب اختیار کیے ہیں۔ ان سب کا التزام ارادۃً نہیں کیا بلکہ حیثُ ماوجد شکل میں دستیاب ہوا اخذ کر لیا۔ اس میں زوائد و اضافات توضیح و تشریح سے قدرے احتراز کیا گیا۔ خصوصاً فنی و روایت جرح و تعدیل کے متعلق مباحث سے بالکلیہ احتراز کیا گیا ہے۔

ج۔ نقد و تبصرہ:

جیسا کہ ما قبل بحث سے معجزات رسول اللہ ﷺ کے انسائیکلوپیڈیا مصنف منصور احمد بٹ کے مختلف اوصاف وہ محامد ذکر ہوئے ہیں۔ ایسے ہی ہر مؤلف کے ہاں چند امور ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی طرف غیر دانستہ طور پر یا نصب العین منفرد ہونے کے سبب بسا اوقات تالیف میں فنی اعتبار سے تشنگی باقی رہ جاتی ہے۔ مزید یوں کہا جاسکتا ہے چونکہ ہر نظر و فکر کے اوصاف منفرد ہوتے ہیں لہذا ہر ایک قاری و محقق اسے اپنے آئینہ میں دیکھتا ہے تو بعض نقوش دھندلے نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ ہر ایک کا اندازِ فکر مختلف ہونا ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا تالیف میں بھی اس نظر سے دیکھا جائے تو چند خامیاں سامنے آتی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ا۔ آیات میں عدمِ حوالہ و اعراب:

مذکورہ بالا تالیف اشاعتِ پنجم میں ۲۰۱۵ میں شائع ہوئی ہے اور کمپیوٹر کمپوزنگ کی خصوصیت کی حامل ہے۔ یعنی اسے قدیم ذخیرہ یا طرزِ نگارش کے بہانے یوں نہیں کہا جاسکتا کہ طرزِ قدامت کے سبب ایسا نہ ہوسکا۔ مگر اس کے باوجود بعض مقامات پر آیات والفاظِ قرآنیہ کا حوالہ موجود نہیں ہے۔ جیسا کہ اس کی مثال جمادات کے عنوان کی روایت حضرت ابن عباسؓ سے نقل کی گئی ہے جس میں فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کا خانہ کعبہ میں داخل ہونا اور چھڑی سے بتوں کو اشارہ کرنے اور آیتِ مبارکہ پڑھنے کا بیان ہے۔ چنانچہ مذکورہ آیت میں اس کا حوالہ نقل نہیں کیا گیا ہے:

''وقل جاء الحق وذهق الباطل ان الباطل كان زهوقا''[25]

''اور کہو کہ حق آن پہنچا اور باطل مٹ گیا اور یقیناً باطل ایسی ہی چیز ہے جو مٹنے والی ہے۔''

اور اس کی دوسری مثال حضور ﷺ نے اشارے سے بت گرائے کے عنوان کے تحت دوبارہ مذکورہ بالا آیت و روایت ہے۔ جس میں بھی اس آیت کا حوالہ مذکور نہیں۔ اور دونوں مقامات پر اعراب بھی مذکور نہیں ہیں۔ دونوں مقامات پر آیت مبارکہ کے الفاظ پر اعراب کا نہ ہونا عامیانہ اسلوب نگارش کے منافی ہے۔

۲۔ واقعات میں تکرار:

منصور احمد بٹ کی مذکورہ تالیف میں ایک بڑی خامی تکرارِ واقعات ہے انہوں نے انسائیکلوپیڈیا نام تو رکھا ہے مگر تحقیقی نظر سے دیکھا جائے تو مکررات کے خاتمہ کے بعد ضخامت کے لحاظ سے متوسط درجہ کی کتاب

باقی رہ جاتی ہے۔ حالانکہ اس سے کئی گنا بسیط و ضخیم کتب منظر عام پر آچکی ہیں مگر کسی نے بھی عربی کتب ہونے کی بناپر موسوعہ یا اردو ہونے کی نسبت سے دائرہ معارف وانسائیکلوپیڈیا نام نہیں رکھا۔ مزید بر آں کہ واقعات والی روایات میں تکرار؛ قاری اور مستفید ہونے کے لیے بھی باعث ملال و گرانی ہے۔ جس کی وجہ سے مطالعہ کتاب میں دلچسپی ویکسوئی باقی نہیں رہتی۔ حتیٰ کہ بعض روایات معجزات میں اس قدر تکرار پایا جاتا ہے کہ کئی کئی مقامات متعدد بار ذکر ہوئے ہیں۔ حالانکہ فہرست وعناوین میں الف بائی ترتیب کالحاظ بادیٔ النظر ثابت کرتا ہے کہ واقعات و روایت میں کثرت ہوگی لیکن واقعتاً یہ انسائیکلوپیڈیا اور دائرہ معارف طرز کی تالیف و تحقیق ہے۔ ذیل میں اس صنف کی چند امثلۂ ذکر کی جاتی ہیں جن سے مذکورہ بالا تشنگی ثابت ہوگی:

البتہ مصنف کا ایک وصف ہے کہ انہوں نے ماقبل مقامات کی جانب اشارہ کر دیا ہے اور آخر میں "دیکھئے" لکھ کر اس عنوان کا ذکر کرتے ہیں جس کے تحت مذکورہ بالا روایتِ معجزہ گزر چکی ہے۔ جیسا کہ حرف ابجد "د" کی نسبت سے مقررہ عنوان ڈولِ خلافت میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت نقل کی ہیں جس میں آپ ﷺ نے اپنا خواب بیان فرمایا ہے جس میں آپ ﷺ نے اپنے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے اپنے بعد منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کا تذکرہ کیا اور حضرت جابرؓ بن عبد اللہ سے منقول روایت ابو داوٗد اور حاکم کے حوالہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ بھی نقل فرمایا ہے۔ "ان روایت کو نقل فرمانے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں، دیکھئے خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین"[26]

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایات بعینہٖ حروف ابجد میں سے "خ" کے تحت "عنوان خلفاء اربعہ رضی اللہ علیہم اجمعین" میں گزر چکی ہیں۔ اور کبھی منقولہ روایت دلائل نبوت دو مقامات پر ماقبل مذکورہ ہو چکی ہوتی ہیں اور اسے تیسری بار ایک نیا عنوان کے تحت نقل کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حروف تہجی "ج" کے تحت مقررہ عنوان ثانی حضور ﷺ انبیاء علیہ السلام کے امام اور اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوئے کے تحت واقعۂ معراج کی روایت کو ذکر کیا جو چار صفحات سے زیادہ پر مشتمل ہے، مگر آخر میں "دیکھئے" کے بعد دو مقامات ایسے نقل کئے جن میں مذکورہ روایات پہلے گزر چکی ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں "براق حضور ﷺ کی سواری کے لئے آیا اور سورج اُلٹے پاؤں پھر گیا۔"[27]

البتہ اس میں تکرار کی علت کے سبب ایک مؤلف کے نزدیک اور ایک ملحوظ امر سامنے آتا ہے کہ بعض اوقات ایک ہی واقعہ وروایت میں ایک سے زائد دلائل وبراہین نبوت پائے جاتے ہیں چنانچہ دو مختلف عنوان کے تحت مذکورہ روایت کو تکرار سے ذکر کرنا غلط نہ ہوگا۔ مزید "خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین" کو حروف تہجی میں "خ" کے عنوان کے ذیل میں ذکر فرمایا اور مستدرک حاکم اور دلائل النبوۃ بیہقی کی روایات کو تقریباً سات صفحات پر ذکر کرنے کے بعد دیکھئے کے عنوان کے تحت تین ایسے حوالے نقل کیے ہیں جن میں مذکورہ بالا روایت پہلے گزر چکی ہیں چنانچہ یوں رقمطراز ہیں: دیکھئے دولِ خلافت[28]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کے اسلوب میں درج بالا تکرار قاری کے لیے کس قدر ملال واکتاہٹ کا باعث بنتا ہے اور ایسی مثالیں جابجا بکثرت پائی جاتی ہیں یہی وجہ ہے عام قارئین اور موضوع کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے احباب نے اس مجموعہ کی طرف بہت کم رجوع کیا ہے اور یہ مجموعہ افادہ عام سے قاصر ہے۔

۳۔ اندراجِ حوالہ کا فقدان:

منصور احمد بٹ کے مجموعہ معجزات رسول ﷺ کا انسائیکلوپیڈیا میں ایک قابل لحاظ پہلو جس سے بے اعتنائی برتی گئی اندارجِ حوالہ کا انتظام واہتمام ہے حالانکہ یہ مجموعہ قدیم نہیں بلکہ جدید ہے حتیٰ کہ چند سال قبل تالیف کیا گیا۔ عصرِ حاضر میں تصنیفات وتالیفات میں تحقیقی رجحان کا غلبہ ہے حتیٰ کہ قدیم مجموعات اور تالیفات پر محققین تعلیق وتحقیق کے عنوان سے کام کرنے کے رجحان کو نہ صرف فروغ دے رہے ہیں بلکہ سینکڑوں مجموعات پر مشتمل جدید تحقیق وتعلیق کے وصف سے مزین ہو کر عام ہاتھوں میں دستیاب ہیں۔ لہٰذا اس دور میں اندارجِ حوالہ وتحقیق وتعلیق کے بغیر اس اہم موضوع پر انسائیکلوپیڈیا کے طرز کا حامل مجموعہ وجود میں قرینِ قیاس ہے۔ لہٰذا اس مجموعہ میں ایسے بے شمار مقامات ہیں۔ یہیں پر بالکلیہ نقلِ حوالہ سے احتراز کیا گیا ہے۔ جیسے حروف تہجی میں "ج" کے تحت مذکور عنوان "جب حضرت جابرؓ ثرید کا پیالہ لائے" کے تحت تقریباً ایک صفحہ سے زائد پر محیط روایت منقول ہے۔ اُس کے آغاز محض نامِ صحابیؓ سے کیا یعنی ابتدائی طور پر اس کے کسی ماخذ کو ذکر نہیں کیا اور نہ ہی آخر میں کوئی حوالہ درج ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: "حضرت جابر بن عبد اللہؓ ایک روز رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ کا چہرہ متغیر پایا۔ وہ اپنی بیوی کے پاس واپس آئے اور کہنے لگے: "میں نے رسول اللہ ﷺ کا

چہرہ متغیر دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ بھوک کے سبب ایسا عین ممکن ہے کہ حضور ﷺ کئی دنوں کے فاقہ سے ہوں کیا تمہارے پاس کچھ موجود ہے؟"[29]

اس کے بعد مفصل روایت نقل کی اس کے آخر میں سابقہ کئی مقام پر اس کے گزرنے کی بھی تصریح نہیں ہے تاکہ یہ گمان کیا جاسکے کہ یہ واقعہ وروایت ماقبل کسی مقام پر گزر چکا ہو یا مابعد کسی مقام پر درج ہو اور وہاں اس کے حوالہ نقل ہونے کا احتمال ہو۔ لہٰذا اس سے واضح ہوتا ہے کہ مؤلف نے یہاں بالکلیہ حوالہ نقل کرنے احتراز کیا ہے۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے نہ تو اس روایت کے قدیم وجدید مآخذ میں سے کسی کا حوالہ دیا اور نہ ہی اس روایت کے راوی کا نام ذکر کیا تاکہ کسی نہ کسی طرح اس روایت کی تلاش کسی ماخذ سے ہو سکے۔ البتہ اس روایت میں سے ایک صحابیہ کا نام ہے، اگرچہ اس کے راوی ہونے کی تصریح نہیں مگر یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ شاید ان کے حوالے سے روایت کی جانچ پڑتال آسان ہو۔

اس مجموعہ میں ایسی روایت اور امثلہ بھی ہیں جن میں آغاز ہی نبی کریم ﷺ کے نام سے ہے۔ اور ان میں سے صحابی کا نام ابتدا میں نہیں ہے، جن کے بارے میں خیال ہو سکے شاید یہی اس حدیث کے راوی ہیں۔

"اس کی مثال "ر" کے تحت مقررہ عنوان "روز محشر سب سے پہلے حضور ﷺ قبر مبارک سے نکلیں گے۔"[30] کے ضمن میں روایت یوں منقول ہے۔ "قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا اور مردے زندہ ہو کر اپنی قبروں سے نکلیں گے اس روز سب سے پہلے حضور ﷺ اپنی قبر مبارک سے اس حال میں نکلیں گے کہ حضور ﷺ براق پر سوار ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے درودوسلام پڑھتے ہوئے حضور ﷺ کے ہم رکاب ہوں گے اور میدانِ عرفات میں حضور ﷺ کو جنت الفردوس کے حلول کی نہایت نفیس خلعت عطا ہو گی۔"[31]

اس روایت میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی صحابی کا نہ نام منقول ہے اور نہ کوئی حوالہ نقل کیا گیا ہے۔ اور ایسی مثالیں بے شمار پائی جاتی ہیں چنانچہ "ر" کی مناسبت سے مقررہ گیارہ عناوین میں سے "نو" عناوین اسی وصف کے حامل ہیں۔ جن میں کوئی حوالہ یا راوی کا نام منقول نہیں ہے۔

۴۔ عربی متون کا فقدان:

مؤلف منصور احمد بٹ کے ہاں عربی عبارات میں عدمِ صدر کا خاص التزام ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے بنیادی کتب و تالیفات سے بالکل استفادہ نہیں کیا۔ بلکہ اردو تراجم و مجموعات پر بھروسہ

کرتے ہوئے ان میں سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ حتیٰ کہ عام اردو تالیفات معجزات و دلائل النبوۃ میں قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ نقل کی جاتی ہیں۔ اور ان آیاتِ عربیہ کے بغیر محض ترجمہ پر اکتفا کرتے ہوئے تحریر کیا جاتا ہے۔ مگر منصور بٹ صاحب نے جدید طرز نگارش اختیار کرنے کی بجائے ماقبل اسالیب کو بھی بالائے طاق رکھتے ہوئے۔ بے شمار مقامات پر آیات قرآنیہ کے محض ترجمہ کو ذکر کیا ہے۔ ان میں الفاظ قرآنیہ کو ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ حروف تہجی میں سے "ف" کے تحت مقررہ عناوین میں سے عنوان "فتح مکہ" کے تحت چار مختلف آیات کا صرف ترجمہ نقل کیا ہے۔ اس میں ترجمہ کے ساتھ اس کے مکمل حوالہ کا بھی ذکر نہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں: سورۂ قصص میں آیت اُتری۔

"جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے۔ وہ تجھ کو ٹھکانے کی طرف پھر لوٹا کر جانے والا ہے۔"[32]

" سورہ صف میں: خدا نے مسلمانوں کو آخرت میں جنت کی بشارت دینے کے ساتھ اس دنیا میں بھی ایک بشارت دی یعنی مکہ پھر حاصل ہو گا۔ اور دوسری نعمت جس کو تم دل سے چاہتے ہو۔ وہ خدا کی طرف سے نصرت اور عنقریب فتح ہے اور مسلمانوں کو بشارت دے۔"[33]

صلح حدیبیہ سے پہلے آپ ﷺ کو خواب میں خانہ کعبہ دکھایا گیا: "خدا نے اپنے رسول کے خواب کو سچ کر دیا تم لوگ یقیناً مسجد حرام میں اگر خدا نے چاہا تو بے خوف وخطر داخل ہوگے بال منڈا کر یا ترشوا کر۔"[34] آپ ﷺ حدیبیہ سے واپس آرہے تھے۔ کہ سورۃ فتح نازل ہوئی: "اور ہم نے کھلی فتح تم کو دی"[35] "آپ ﷺ نے اسی وقت حضرت عمرؓ کو بلوا کر یہ خوشخبری سنائی۔"[36]

مندرجہ بالا تمام آیات کے ترجمہ سے مؤلف کا اسلوب بیان بحوالہ آیات واضح ہو رہا ہے۔ کہیں بھی مؤلف نے آیاتِ قرآنیہ (عربی متن) کو ذکر نہیں کیا بلکہ محض ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ البتہ مقدمہ میں چند مقامات پر آیات قرآنیہ کے متن پر اعراب نہیں[37] احادیث و دیگر تاریخی روایات کے حوالہ سے مؤلف نے کہیں بھی عربی عبارات نقل نہیں کیں۔ مندرجہ بالا تمام امور مؤلف کے مجموعہ معجزات کو فنی اعتبار سے کمزور بنانے کا باعث ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مؤلف کا مجموعہ معجزات اصحابِ علم و فن کی توجہ حاصل نہ کر سکا اور نہ ہی عام قاری اور نہ ہی اردو دان طبقہ میں مقبولیت حاصل ہوئی۔

۵۔ فارسی عبارات بلا ترجمہ:

مؤلف نے بعض مقامات پر فارسی عبارات نقل کی ہیں ان کے حوالہ جات تو درکنار ان فارسی عبارات کے اردو ترجمہ کو بھی ذکر نہیں کیا۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ عصرِ حاضر میں فارسی زبان و ادب کے لگاؤ خواص

کے ہاں بھی مفقود ہے۔ عام طبقہ کے لئے مؤلفہ مجموعہ میں محض فارسی عبارات کے اشعار کو ذکر کرنے سے قاری کے لیئے مشکل کا سبب ہے۔ البتہ اگر فارسی لانا چاہتے تھے تو ان کے اردو ترجمہ کو ذکر کرنا ضروری تھا تاکہ مطالعہ کرنے والوں کے لئے استفادہ آسان ہوتا۔ ذیل میں شعر ونثر کے حوالہ سے اس کی دو مثالیں ذکر کی جاتی ہیں۔ چنانچہ

زمین از حب او ساکن فلک ید عشق او شید[38] وصل اللہ علی نور اکسو شد نورہا پیدا

مندرجہ بالا فارسی شعر کا مؤلف نے ترجمہ ذکر نہیں کیا عام بندہ فارسی سمجھنے سے قاصر ہے۔ اسی امر کی فارسی نسل کے اعتبار سے دوسری مثال حروف تہجی میں "ذال" کے تحت مذکورہ عنوان "ذات نبی ﷺ کی حفاظت" کے تحت مذکور ہے: "دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است"[39] اور اس کے ساتھ ہی قرآن مجید کے الفاظ بلا عربی عبارت کا ترجمہ بغیر حوالہ کے نقل کیے ہیں۔ چنانچہ رقمطراز ہیں: "تیرے پروردگار نے لوگوں کو گھیر رکھا ہے کہ تجھ پر دسترس پائیں"[40] یہ قرآن مجید کی کس آیت کا مفہوم ہے اور یہ کس سورت میں مذکورہ ہے، کچھ بھی نقل نہیں کیا۔ چنانچہ مصنف کے ہاں ایسے سقم جابجا پائے جاتے ہیں۔

۶۔ فنی اور تحقیقی مباحث سے احتراز:

مصنف نے اپنی تالیف میں فنی اور تحقیقی مباحث سے بالکل احتراز کیا ہے اور یہ بات بھی واضح ہے کہ جہاں حوالہ جات میں ہی فراموشی کا پہلو نمایاں ہو وہاں فنی اور تحقیقی مباحث کا کہاں التزام کیا جائے گا۔ البتہ بعض مقامات پر انتہائی سادہ انداز میں کسی روایت وواقعہ کی توثیق وتصدیق کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی مثال حروف تہجی میں سے میم کے تحت مقررہ عناوین میں سے ایک عنوان مدعی نبوت میں صحیحین کی روایت ابو سعید خذریؓ نے نقل کی۔[41] اس کے بعد دارِ قطنی کی روایت حضرت علیؓ سے نقل کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: "بہت جلد میرے بعد ایک ایسی جماعت آئے گی جن کو لوگ روافضی کہیں گے اور تم ان کو قتل کر دینا کیونکہ وہ لوگ مشرک ہوں گے۔ حضرت علیؓ نے ان لوگوں کی پہچان دریافت کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اے علی! تمہارے اندر ایسے اوصاف بڑھا چڑھا کر دکھا دیں گے جو تمہارے اندر موجود نہیں ہیں۔ اور اگلے لوگوں پر زبان درازی اور طعن کریں گے"۔ اس روایت کے متعلق مصنف آخر میں لکھتے ہیں کہ: "دار قطنی نے اس حدیث کی کئی سندوں سے بیان کیا ہے اور حضرت ام سلمہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہرہؓ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔"[42]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے کسی بات کی پختگی کی غرض سے رواۃ پہ انحصار کرتے ہیں اور یہی سادگی اسلوب کے ساتھ فنی و تخریجی لفظ ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا بحث میں بھی مزید لکھتے ہیں کہ: "امام احمدؒ اور ابو داؤدؒ نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: "امت میں ایک قدریہ گروہ ہو گا، وہ گروہ میری اُمت میں ایسا ہے جیسے مجوسی"۔ "اس کے بعد تخریجی نسبت سے لکھتے ہیں یہ روایت طبرانی کی معجم اوسط میں بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے۔"[43]

چنانچہ مصنف نے بعض مقامات پر بہت عام فہم اور آسان پیرائے میں کسی روایت کی توثیقی و تخریجی تحریر پیش کی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں: روافض بھی قدر کا انکار کرتے ہیں ان میں خسف و مسخ کے ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ ان سے رسول اکرم ﷺ کی پیشین گوئی سچی ثابت ہو جاتی ہے۔ چند واقعات ملاحظہ فرمایئے۔[44] اس کے بعد پہلا واقعہ نقل کرتے ہوئے فنی انداز میں رقمطراز ہیں کہ: "یہ واقعہ امام مستغفری نے دلائل النبوۃ میں ایک مضبوط راوی سے روایت کیا ہے۔"[45] مصنف کے مندرجہ بالا اسلوب سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے بعض جگہوں پر قدرے اختصار اور سہل نگاری کا لحاظ رکھتے ہوئے فنی و تخریجی نکات ذکر کیے ہیں۔

۷۔ مصادر و مراجع پر نقد و تبصرہ:

مؤلف نے عمومی طور پر معجزات کا انسائیکلوپیڈیا طرز کا مجموعہ مرتب کرنے کے لیے مختلف طرح کی کتب و مجموعات سے استفادہ کیا ہے۔ لیکن تحقیقی طور پر دیکھا جائے تو انہوں نے اپنی تمام تر کاوش میں محض اُردو تراجم و مؤلفات پر انحصار کیا ہے۔ جس کی واضح دلیل ان کا عربی عبارات و متون سے احتراز ہے، کیونکہ یہ واضح بات ہے کہ اگر وہ بنیادی مآخذ کا سہارا لیتے تو یقیناً وہاں سے اصل عبارات و متون بھی نقل کرتے۔ چنانچہ ان کا عربی متون عبارات سے احتراز کرنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ انہوں نے محض اُردو کُتب و تصنیفات پر انحصار کیا ہے۔ اس کی دوسری دلیل ان کی فہرستِ مآخذ اور مصادر میں اردو کتب و مجموعات کی کثرت بھی ہے۔ ذیل میں اوّل ان کی فہرست مصادر و مراجع نقل کی جاتی ہے۔

"قرآن مجید، جامع بخاری، مسلم، مشکوۃ المصابیح، جامع ترمذی، سنن ابو داؤد، حاکم، صحیحین، بیہقی، مثنوی مولانا روم، اجمل الایماز فی الاعجاز ابناز الحجاز، نسیم الریاض، سوانح حرمین، دفع اعتراضات معجزہ شق القمر، تاریخ فضلی، کشف، اللبس فی احدایث رد الشمس مسند احمد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سر الشہادتین، ابن جوزی، مسلم ابن ابی شیبہ، عوارف المعارف، دلائل النبوۃ، ابو نعیم، سنن الدار قطنی، ابن جریر، استیعاب،

واقدی، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، احکام المرجان فی احکام الجان، شرح السنہ، الاذکار، فتح الباری، مسند ابن حنبل، کنز العمال، معجم اوسط، کتاب الوفا باخبار دار المصطفیٰ، جذب القلوب، مسند رومانی، ابن عدی، ابن منذر صراۃ الثقلین، بیضاوری، ابوالشیخ، ابن ابی حاتم، الفرق، سیرت ابن ہشام، تفسیر در منثور، معجم کبیر، مؤطا امام مالک، الرحیق المختوم، ختم نبوت، محسن انسانیت، آئینہ نبوت، حیات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امہات المؤمنین رضی اللہ عنہما، مہر نبوت، تاریخ اسلام، النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیرت رحمت اللعالمین، آفتابِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آئینہ جمال نبوت، تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تجلیات نبوت اور اسوۂ حسنہ قرآن حکیم کی روشنی میں شامل ہیں۔"

فہرست مصادر و مراجع بھی فنی اعتبار سے ناقص ہے جس میں درج ذیل امور ملحوظ نہیں ہیں۔

کتب کے اصلی و مکمل نام درج نہیں ہیں جیسا کہ نمبر شمار سات (۷) پر صرف حاکم کا نام درج ہے اور نمبر نو (۹) پر صرف بیہقی کا لفظ درج ہے، مؤلفین کے نام درج نہیں کیے گئے۔ اگر کیے گئے ہیں تو کتاب کے نام میں ہی مؤلف کے نام پر انحصار کیا گیا ہے۔ جیسا کہ نمبر ۲۶ پر ابونعیم درج ہے اور نمبر ۲۸ پر ابن جریر نقل کر دیا گیا، بعض مؤلفین کے نام نامکمل ہیں جیسا کہ نمبر ۴۵ پر محض لفظ ابوالشیخ پر انحصار کیا گیا جس کی مراد بالکل واضح نہیں۔ اس کے ساتھ نہ ان کا نام نقل کیا نہ ہی ان کی تالیف کا نام درج ہے، مقام اشاعت، سن اشاعت اور اشاعتی ادارہ درج نہیں ہے۔ مقررہ مجموعہ کس زبان میں ہے، اس کی تصریح نہیں کی گئی، اس بات کی بھی وضاحت نہیں ہے کہ پیش نظر مجموعہ اصلی تھا یا اس کا ترجمہ، اگر پیش نظر مجموعہ مترجم تھا تو اس میں مترجم کی وضاحت نہیں ہے۔

خلاصہ بحث:

1۔ اگر مؤلف کے اسلوب حوالہ اور روایت نگاری کے انداز کو دیکھا جائے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ منقولہ واقعات و روایات کو درج کرنے میں انہوں نے خود استفادہ و اخذ نہیں کیا، کیونکہ اگر وہ خود نقل کرتے تو یقیناً اس کا کامل حوالہ بھی قدرے تصریح سے نقل کرتے۔ چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پیش نظر حقیقتاً اردو کے مجموعات معجزات اور دلائل نبوۃ ہی تھے۔ البتہ اگر ان میں کہیں بنیادی مآخذ کا نام لکھا مل گیا تو من و عن نقل کر دیا، اگر لکھا ہوا نہ ملا تو مؤلف نے بھی نقل نہیں کیا۔ لیکن مؤلف کا مجموعہ فنی و

تحقیقی اعتبار سے اس سقم سے مبرا نہیں ہے۔ لہٰذا تحقیق میں اور تاکید میں محض حصول ثواب کے لیے ایک نمبر کا اضافہ ہے۔ مزید تحقیق و تدقیق میں بھی لائق حوالہ و استفادہ نہیں۔

۲۔ عصر حاضر میں سیرت نگاری پر قلم اٹھانا قابل ستائش ہے لیکن سیرت نگار کو اس بات کا مکمل اہتمام کرنا چاہیے کہ کس ہستی کے بارے میں روایات نقل کی جارہی ہیں تو مکمل سند اور حوالہ پیش کیا جائے تاکہ قاری کا ایمان قوت کے ساتھ مضبوط ہو اور اللہ کی قدرت اور نبی کریم ﷺ کے مقام مرتبہ کا اعتراف ہو۔

۳۔ جدید سیرت نگاروں کو چاہیئے کہ ایسی روایات کو درج نہ کریں جو عظمت و شانِ نبوت سے متعارض ہو اور جن سے اسلام کے بنیادی عقائد و ایمان کو نقصان پہنچے۔

۴۔ کتاب کے نام میں اگر انسائیکلوپیڈیا دیا جائے تو انسائیکلوپیڈیا کے ضوابط کا خیال رکھنا چاہیے۔ صرف حروف تہجی کی ترتیب دے دینا ہی کافی نہیں ہے۔

۵۔ آج تحقیق میں نئے نئے رجحانات متعارف کروائے جارہے ہیں اس لئے تالیف کے وقت بنیادی مصادر و مراجع سے استفادہ کیا جائے۔

۶۔ جدید اردو سیرت نگاری میں دلائل نبوۃ کے موضوع پر بے شمار کتب تالیف ہوئیں ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی تالیف میں روایت پیش کرتے ہوئے سند اور حوالہ کا پورا خیال رکھا جائے۔

حوالہ جات

[1]- Bukhārī, Abu Abdullāh Muḥammad Bin Ismā'īl, *Al-Jaami' al-Sahih* , Kitab al-'Ilm , Hadith No: 113, Tijarat kutub, Dehli karkhana, 1938;Abū Dā'ūd, Sulaymān ibn al-Ash'ath, *Sunan Abī Dāwūd*, bab: Kitab al-'Ilm, Hadith No: 177, 737;Ibn al-Athir, Ali 'Izz al-Din, Abu al-Hassan, *Usd al-ghābah fi ma'rifat al-ṣaḥābah*,Dār al-Kutub al-'Ilmīyah , Beirut Lebanon, 1367H, 3/233.

[2] Ibn Ḥajar, Aḥmad ibn Alī al-'Asqalānī, *Fatḥ al-bārī*, Kitab al-Maghazi,Dār al-Kutub al-'Ilmīyah, Beirut Lebanon, 2003, 7/279;Ibn Ḥajar, Aḥmad ibn Alī al-'Asqalānī, *Fatḥ al-bārī*, Kitab al-Jihad w al-Siyr, Dār al-Kutub al-'Ilmīyah, Beirut Lebanon, 2003, 2/3.
[3] Ibn Sa'd ,Abū 'Abd Allāh Muḥammad, *Kitab Tabaqat Al-Kubra, Maktabat al-Janyi,* Cairo, 2012, 2/372-378.; Ibn Ḥajar, Aḥmad ibn Alī al-'Asqalānī, *Tadhhib al-Tahdhib,* Da'rat al-Ma'rafah al-intazamiya India,1326H, 5/53.

Sabri , Mustafa, Dr., *Mawqif al-'Aql wa-al-'Ilm wa-al-'Alim min Rabb al-'Alamin wa-'Ibadihi al-Mursalin,* Cario, 1349 H., p.7.

[4] *Ibn Isḥaq, Hamidullah, Muhammad (ed.). Sīrat ibn Isḥāq al-musammāh bi-kitāb al-Mubtada' wa-al-Mab'ath wa-al-maghāzī,* M*'hd āldrāsāt wālbḥāṯ wālt'ryb – ālmġrb, Rabat Morocco, 1976, p.22-25.*
[5] Mahmood, Khalid Anwar, Dr., *Urdu Nathr Mein Seerat e Rasool*, Iqbal Academy Lahore Pakistan, 1989, p.208.
[6] Ishaq, Muhammad, *Indian's Contribution to the study of Hadith Literature*, Decca University of Decca, 1955, p. 57.
[7] Ahmad, Mahmood Ghazi, *Muhadrat -e-Sirat*, al-Faisal Nashiran Lahore Pakistan, 2007,
[8] Al-Bayhaqi, Abū Bakr Aḥmad ibn Ḥusayn Ibn 'Alī, *Dala'il al-Nubuwwah*, Dar al-Kutub al 'Ilmiyyah, Beirut,1988.
[9] Ahmed, Mansoor Butt, *Mojzat-e-Rasool (ﷺ) ka Encyclopedia*, Chaudry Academy Lahore Pakistan, 2008, p.17.
[10] Ibid., p.19.
[11] Ibid., p.21-33.
[12] Ibid., p.232.
[13]Ibid., p.277.
[14] Ibid., p.258.
[15] Ibid.
[16] Ibid., p.23.
[17] Ibid.
[18] Ibid., p.71.
[19] Ibid., p.214.
[20] Ibid., p.290.
[21] Ibid., p.114.
[22] Ibid., p.120.
[23] Ibid., p.239.
[24] Ibid.
[25] *Al*-Isrā, 17:81.
[26] Ibid., p.266.
[27] Ibid., p.190.
[28] Ibid., p.239.
[29] Ibid., p.146.
[30] Ibid., p.270.
[31] Ibid.

[32] *Al*-Qaṣsaṣ, 28:9.
[33] Al-Ṣaff, 61:2.
[34] *Al*-Fatḥ, 48:4.
[35] *Al*-Fatḥ, 48:1.
[36] Ibid., p.359.
[37] Ibid., p.19-20.
[38] Ibid., p.22.
[39] Ibid., p.267.
[40] Ibid., p.232.
[41] Ibid., p.420.
[42] Ibid., p.421.
[43] Ibid., p.422.
[44] Ibid.
[45] Ibid.